ڈاکٹر نجم الاسلام :

# بارہویں صدی ہجری کے شاہ مُراد اللہ انصاری سنبھلی اور ان کی اردو تفسیر

عہد طالب علمی سے راقم الحروف کو اِس مُصنّف کے احوال و آثار کی تحقیق سے طالب علمانہ دل چسپی رہی ہے۔ چنانچہ اس کا پہلا ذکر راقم کے مونو گراف (۱۹۶۰ء) میں آتا ہے جو " دین و ادب " کے نام سے حیدرآباد سندھ سے چھپ چکا ہے۔ پھر مضمون " تین نثری نوادر " مطبوعہ نقوش (سالنامہ ۱۹۶۶ء) لاہور میں بھی ایک نادر نثری نمونے کی حیثیت سے تفسیر مرادیہ کا تعارف پیش کیا گیا۔ اور اب شاہ مراد اللہ کے احوال سے متعلق مزید کچھ تفصیلات کے ساتھ اس اہم تصنیف کے چند غیر مطبوعہ اجزاء بھی نقل کیے جاتے ہیں۔ آخر میں اس قدیم اردو نثر کا ایک مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس اردو تفسیر کے مطبوعہ نامکمل متن کے ساتھ، دستیاب غیر مطبوعہ متن بھی ملایا جائے تو یہ ضخامت میں فضلی کی کربل کتھا سے بھی آگے نکل جاتی ہے، جب کہ قدامت میں فضلی کی کربل کتھا کے بعد آتی ہے مگر شاہ عبدالقادر دہلوی کی موضح قرآن سے اقدم ہے۔ اس کے مکمل متن کو ترتیب دے کر چھپوانے کا ارادہ ہے۔

## شاہ مُراد اللہ

شاہ مراد اللہ سنبھل کے رہنے والے تھے، جو شاہی زمانے میں صوبۂ دہلی کی ایک سرکار تھا۔ شاہ مراد اللہ نسباً انصاری مذہباً حنفی اور مشرباً نقشبندی تھے۔ مرزا مظہر جانجاناں کے ہم عصر اور خلفاء میں سے تھے۔ مرزا مظہر جانجاناں کے ایک خط بنام مولوی شاہ اللہ سنبھلی میں ضمناً شاہ مراد اللہ کا نام اس طرح آیا ہے۔

"محمدّ دانش بنگالی از یارانِ شاہ مراد اللہ جیو کہ یک نیم سال در خانقاہ ماندہ ..." (مکتوب بست و نہم کلماتِ طیبّات ص ۴۲) جیسا کہ مکتوب میں آیا ہے، محمدّ دانش

بنگالی طالب حق تھے۔ مگر مردِ سادہ تھے۔ کچھ اسی قسم کے الفاظ شاہ مُراد اللہ نے اپنی تفسیر کے دیباچے میں اپنے دوستوں کے لیے لکھے ہیں ۔ اس لیے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ مرزا مظہر نے اپنے خط میں انھی شاہ مُراد اللہ سنبھلی کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ (۱)

شاہ مُراد اللہ سنبھلی ۔کے حالات مقاماتِ مظہری میں ملتے ہیں ۔

مقامات مظہری مؤلفہ شاہ غلام علی میں مُراد اللہ کے حالات ص ۱۰۰ پر اس طور پر درج ہیں۔

(ترجمہ) "شیخ مُراد اللہ عرف غلام کالی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ آنجناب (حضرت مظہر جانجاناں) کے بڑے خلفاء سے تھے۔ آپ علم و عمل میں اعلیٰ شان رکھتے تھے آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی تربیت حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الشیوخ محمدؐ عابدؒ) نے آنجناب کے حوالے فرمائی۔ آپ آنجناب کی تربیت کے یُمن سے طریقے کے انتہائی مقامات کو پہنچے اور خلافت حاصل کی اور ملک بنگالہ میں طالب و مرشد کا سلسلہ شروع کیا آپ کا شہرہ سن کر بہت خلق خدا آپ کی طالب ہوئی اور ان سے جمعیت آگاہی کا سرمایہ حاصل کر کے یاد الٰہی میں مصروف ہوئی ان میں سے محمدؐ غوث کے احوال اچھے ہیں۔ محمدؐ دانش اور محمدؐ درویش نے جو آپ کے خلفاء سے تھے آنجناب سے استفادہ کیا جن میں سے محمدؐ دانش باطنی نسبت کا کام آنحضرت کی عنایت سے فنائے قلب اور فنائے نفس سے بھی اوپر تک پہنچا کر حضور اور آگاہی اور استہلاک اور اضمحلال کی کیفیتوں سے جو کہ فنائے نفس کا خاصّہ ہے خوش ہوا۔ آپ نے ارادہ کیا کہ کلام اللہ کی تفسیر ہندی زبان میں طالبوں کی آسانی کے لیے تصنیف کریں لیکن آنجناب نے منع فرمایا کہ انوارِ طریقہ کی اشاعت اخلاص اور مرتبۂ احسان کے حصول کا موجب ہے اپنے اوقات کو اسی شغل صرف کرنا چاہیے اور ذکر اور مراقبے کے سوا اور کسی کام میں مشغول نہیں ہونا چاہیے۔ آپ نے آنجناب سے پہلے ہی انتقال کیا" (ص ۱۰۰، ۱۰۱)

اردو ترجمہ مقامات مظہری ناشر ملک فضل الدّین چُنّن الدّین، لاہور۔

## نثری تصنیف

شاہ مُراد اللہ شمالی ہندوستان میں دوسرے شخص ہیں ۔ جنھوں نے قرآن پاک کی تفسیر (جزواً) اردو نثر میں لکھی ان سے قبل سنبھل ہی کے ایک بزرگ قاضی محمدؐ معظم سنبھلی

"تفسیرِ ہندی" کے نام سے قرآن پاک کی تفسیر ۱۱۳۱ھ میں لکھ چکے تھے۔ (قاضی محمد معظم کا ذکر ڈاکٹر سلیم حامد رضوی کے مقالۂ علمیہ "اردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ" مطبوعہ ۱۹۶۵ء آیا ہے جس میں تفسیر ہندی کو بھی متعارف کرایا گیا ہے ) شاہ مُراد اللہ نے ، سورۂ فاتحہ اور پارۂ عم کی تفسیر خطیبانہ انداز میں نہایت آسان اردو نثر میں لکھی ، جو خود ان کی تصریح کے مطابق ۲۶ محرم ۱۱۸۵ھ کو اتمام پذیر ہوئی ۔ یہ تفسیر "خدا کی نعمت یا تفسیرِ مُرادیہ کے نام سے مشہور ہوئی ۔ اس کے تمام خطّی اور مطبوعہ نسخوں میں نام "خدا کی نعمت" ملتا ہے ۔ جب کہ سال اتمام ۱۱۸۵ھ "خدائی نعمت" سے برآمد ہوتا ہے ۔ بقول مولوی منصور احمد بردوانی (مُصحّح تفسیر مُرادیہ ، ماہِ عالم افروز ایڈیشن کلکتہ ) "قیاس یہ ہے کہ کاتبوں کی غلطی سے کاف کی کشش اس پر پڑ گئی ۔"

شاہ مُراد اللہ نے اس تفسیر پر ایک طویل دیباچہ (۲) تحریر کیا ہے۔ جس میں انھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی تفسیر ہندی زبان میں علمِ دین کی اوّلین تصنیف ہے ۔ شاہ مُراد اللہ نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے۔ کہ اردو میں تفسیر لکھنے کا سب سے پہلے انھیں خیال آیا ۔ اب جب کہ قاضی محمّد معظم سنبھلی کی تفسیرِ ہندی دریافت ہوچکی ہے۔ ان کا یہ دعویٰ بھی شمالی ہند کی حد تک بھی تسلیم نہیں۔ (۳) بہر کیف ان کی تفسیر کو شاہ عبدالقادر کے موضح قرآن پر ضرور فضیلتِ تقدّم حاصل ہے۔ گو یہ فضیلت جزواً ہے۔ پورے قرآن مجید کے تفسیری فوائد شاہ عبدالقادر ہی کے قلم سے نکلے ہیں۔ شاہ مُراد اللہ کو احساس تھا کہ ان کے زمانے میں عام مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد میں دینی جذبہ تو ہے، لیکن اردو میں علوم دینی کی کتابیں نہ ہونے کی وجہ سے دین کی ضروری باتوں سے نا واقف رہتے ہیں۔ خود شاہ مُراد اللہ کے حلقۂ احباب میں اس طرح کے مسلمانوں کی خاصی تعداد تھی جو علم کے اعتبار سے کم تر مگر اخلاص سے بہرہ مند تھے اور طالب دین تھے۔ شاہ مُراد اللہ اپنے حلقۂ احباب میں بیٹھ کر قرآن مجید کی تفسیر بیان کرتے تھے۔ سامعین کے اصرار پر اسی واعظانہ انداز میں تفسیر قلم بند کرنے پر وہ متوجہ ہوئے۔

بقول مولوی منصور احمد بردوانی :

> "حضرت قدس سرّہ نے اس کی تفسیر اس خوبی سے ہندی زبان میں بیان فرمائی ہے کہ جیسے بہتر سے بہتر کوئی واعظ منبر پر بیٹھ کے کہہ رہا ہے "

نقشبندی تحریک کی ادبی و تصنیفی خدمات میں شاہ گل، گلشن، عندلیب ، درد ، مرزا مظہر وغیرہ بزرگوں کے ساتھ شاہ مُراد اللہ کو بھی ان کے تفسیری کارنامے کی بناء پر شامل کیا جاسکتا ہے ۔

تفسیر مُرادیہ کے چند قلمی نسخے :

۱۔ مخطوطۂ شیرانی مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور
۲۔ مخطوطۂ ادارہ ادبیات اردو ۔ حیدر آباد دکن
۳۔ نسخہ مکتوبہ ۱۲۵۶ھ مملوکہ راقم

تفسیر مُرادیہ کے مطبوعہ نسخے :

۱۔ طبعِ اوّل ۔ مطبعِ ماہِ عالم افروز کلکتہ سالِ طبع ۱۲۵۱ھ

مولوی منصور احمد بردوانی نے اس نسخے کو دس بارہ قلمی نسخے جمع کر کے ترتیب دیا تھا ۔ جیسا کہ خاتمۃ الطبع میں انہوں نے خود تصریح کی ہے ۔

۲۔ مطبعِ مہا تندی کلکتہ سالِ طبع ۱۲۶۶ھ مخزونۂ انجمنِ ترقیِ اردو کراچی
۳۔ مطبعِ کریمی ، بمبئی ٹائپ " پنجاب پبلک لائبریری لاہور
۴۔ مطبعِ مظہری کلکتہ ، ٹائپ (تصوف اکیڈیمی کراچی)
۵۔ مطبعِ اسماعیلیہ بمبئی ۔ سالِ طبع ۱۲۷۱ھ مخزونہ کتب خانہ نیشنل بنک آف پاکستان برٹش میوزیم کے کتب خانے میں موجود ہندوستانی مطبوعات کی کیٹلاگ سے معلوم ہوا کہ وہاں بھی اس کے کئی نسخے موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ۔

۱۔ بمبئی لیتھو ص ۳۲۸ سال طباعت ۱۸۷۵ھ ( ۱۲۹۲ھ )
۲۔ بمبئی لیتھو ص ۳۸۸ سال طباعت ۱۸۸۱ھ ( م ۱۲۹۸ھ )
۳۔ کانپور لیتھو ص ۴۲۴ سال طباعت ۱۸۹۴ء ( م ۱۳۱۱ھ )

غرض یہ تفسیر گذشتہ صدی میں متعدد بار کلکتہ بمبئی اور کانپور سے چھپی ہے ۔
خطّی نسخوں کے علاوہ اس کے آٹھ مطبوعہ نسخوں کا ذکر راقم نے اپنے مضمون " تین نثری نوادر " ( نقوش سالنامہ ۱۹۶۶ء ) میں کیا تھا ۔ اس کے بعد مطبعِ مظہری کا ایک نسخہ تصوف اکیڈمی کراچی میں اور مطبع اسماعیلیہ بمبئی کا نسخہ نیشنل بینک آف پاکستان (ہیڈ آفس) کراچی کے کتب خانہ میں نظر سے گذرے اور ممکن ہے کہ مذکورۂ بالا ایڈیشنوں کے علاوہ اور بھی کوئی ایڈیشن نکلا ہو۔ یہ مطبوعہ نسخے دستیاب بھی ہیں ۔ گذشتہ صدی میں اس ضخامت کی کوئی منثور اردو تصنیف شاید ہی اتنی مرتبہ چھپی ہو۔ تعجب ہے کہ ڈاکٹر جمیل جالبی کی تاریخ ادب اردو جلد دوم (۱۹۸۲ء) سے قبل کی اردو نثر کی تاریخوں میں اس کا ذکر کیوں نہیں آیا۔ اس کا ذکر مولوی عبدالحق کے مضمون " پرانی اردو میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیریں " مشمولہ رسالۂ اردو ۱۹۳۰ء

(۴) اور پروفیسر محمدؐ مسعود کے مقالہ " بارھویں صدی ہجری میں قرآن پاک کے اردو تراجم او۔ تفاسیر " (نوائے ادب بمبئی جولائی ۱۹۶۳ء ) میں آیا ہے ۔

## سوانحی کتابیات

۱۔ تفسیرِ مُرادیہ قلمی ۔ مخطوطۂ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور
۲۔ تفسیر مُرادیہ قلمی مملوکہ راقم
۳۔ کلماتِ طیبات، مطبع مجتبائی دہلی ۱۸۹۱ء
۴۔ قدیم اردو، مولوی عبدالحق شایع کردہ انجمن ترقی اردو کراچی ۱۹۶۱ء
۵۔ رسالۂ نوائے ادب بمبئی ۔ جولائی ۱۹۶۳ء مقالہ پروفیسر محمدؐ مسعود احمد
۶۔ نقوش سالنامہ ۱۹۶۶ء
۷۔ مقاماتِ مظہری، اردو ترجمہ شایع کردہ ملک فضل الدّین چنّن الدّین، لاہور ۔

## تفسیرِ مُرادیہ

تفسیرِ مُرادیہ کے متعدد مطبوعہ اور خطّی نسخوں کی تفصیل پیشتر بیان کی جا چکی ہے۔ مطبوعہ تفسیر مرادیہ صرف پارۂ عم کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اس کے مطبوعہ نسخوں میں سورۂ فاتحہ کسی اور شخص کے قلم سے ہے۔ مطبوعہ نسخے شاہ مرادؒ انصاری کے تحریر کردہ طویل دیباچے ، بسم اللہ کی مفصل شرح اور سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے خالی ہیں۔ خطی نسخوں میں یہ اجزا موجود ہیں نیز تفسیر مرادیہ کا جو خطّی نسخہ پنجاب یونیورسٹی کے شیرانی کلیکشن میں موجود ہے اس میں سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات کی تفسیر بھی موجود ہے شاہ مُراد اللہ کے تحریر کردہ دیباچے کے چند اقتباسات پہلی بار راقم کے مضمون " تین نثری نوادر " میں شامل ہو کر نقوش (سالنامہ ۱۹۶۶ء ) میں چھپے تھے ۔ پورا دیباچہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے یہاں اس کے آغاز و اختتام کی کچھ سطریں نمونے نقل کی جاتی ہیں ۔ قدیم طرزِ املا کو جوں کا توں برقرار رہنے دیا ہے (۵)۔

### آغاز کی عبارت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیحد بی نہایت حمد اور شکر اللہ تعالی کی درگاہ کی نیاز میں نثار ہیں ایسا پاک پروردگار ہی وہ خاوند ایسا قادر کریم ہی جسنی اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیا عرش

کرسی لوح قلم آسمان و زمین ۔ چاند و سورج ۔ تارے دریا پہاڑ آگ باد پانی خاک سونا ۔ روپا موتی لعل جواہر بنائی بہانت بہانت کی درخت میوی طرح طرح کی حیوان چرند پرند فرشتی جن بہی پیدا کئی ہر طرح کی خلقت موجود کری حکمت کی کارخانی ہر صورت میں قدرت سی ظاہر (کئی) پہر آخر کو آدمیوں کی باپ کو آدم علیہ السلام کو پیدا کر کر اس کی پیٹھ سی اور سب آدمیوں کو پیدا کیا ۔ سب طرح کی خوبیاں آدمیوں کو دیں ظاہر و باطن کی نعمتیں بخشیں اچھی صورت اچھی بات پاؤں اچھا قد قامت آنکھ کان عقل شعور دانائی دل جان اور ہزاروں طرح کی نعمتیں آدمیوں کو دے کر بڑی درجوں میں پہنچنی کی لایق کیا سب کچھ آدمیوں کی واسطی بنایا آدمیوں کی اپنی بندگی کی واسطی اور اپنی معرفت کی پہچان کی واسطی پیدا کیا یہ آدمی جو اس راہ کی اوپر دنیا میں قائم ہو ویں اللہ تعالی کو پہچانیں بندگی میں محکم ہو دیں حکم کے موافق چلیں تو آخرت میں دوزخ کی آگ سی بچیں عذاب سی چھوٹیں پہر ایسی بڑی بھلائی سین نجات پاکر چھوٹ کر بہشت میں داخل ہو دیں بڑی دولتوں میں بڑی نعمتوں میں پہنچیں دیدار پاویں پہر اس راہ کی سمجھا دنیکے واسطی دکھاؤنی بتاؤنی واسطی ان سب عام بندوں میں سین بعضی بندوں کو خاص کیا اور آپ ان کو علم دیا ادب دیا تربیت کیا جو کچھ سکھاؤنا تھا اور سمجھاؤنا سمجھا دیکر سکھائی کر ان کو پیغمبری کا خلعت بخشا نبی کیا رسول کیا اور بندوں کی راہ بتادنیکی واسطی بھیجا ان کی اوپر وحی بھیجی اپنی کلام بھیجی کتابیں بھیجیں توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو پھر آخر زمانی میں سب پیغمبروں کا خاتم محبوب پیارا رسول ظاہر کیا سب خلق کا بڑا سب کا بہتر بہتر افضل اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر کیا۔ پھر اس کو سب طرح کی نعمتیں سب دولتیں خاص اپنی طرف سیں بخش کر بہت بڑیسی بڑی درجوں میں پہنچائی کر سب خلق کی ہدایت کی واسطی راہ بتاونی کی واسطی پہنچا ۔ سب پیغمبروں کا اور تمام جہاں کا بادشاہ کر دیا پھر اس کی اوپر وحی کری اپنی کلام نازل کری قرآن مجید بھیجا چار کتابوں کی چوتھی کتاب سب کتابوں میں

افضل اعلیٰ بڑی کتاب بھیجی سب طرح کی ہدایت کی علم دنیا آخرت کی خوبیاں پاونی کا راہ قرآن میں بیان کیا سب طرح کی چھپی بھید ظاہر کر دئی جو کچھ علم اور عمل کا راہ تھا اور دو جہاں کی سعادت پاونی کا طریق سب بندوں کی چاھیی تھا فرمائی دیا بتی دیا پھر لاکھوں کروڑوں بے شمار بندوں کو ایمان اور مسلمانی کی توفیق بخشی اور سب طرف سی گمراہی کی راہ میں سے ان کی مونہہ کو پھیر کر دل میں صدق اور اخلاص ڈال کر اپنی طرف کھینچا اپنی بندگی میں یاد میں محبت میں قائم کر دیا استوار محکم کر دیا اپنی دوست کی محبوب کی پیروی میں متابعت میں رکھ کر دین اور دنیا کی دولتیں پاونی کا لایق کیا پھر اس عاجز بندے کو گنہگار نالایق کی بھی اپنی فضل کریم سے سب عام رحمتوں کا نصیبا بخش کر خالص رحمتوں کا بھی حصہ بخشا مومن کیا مسلمان کیا ایمان اور مسلمانی کی قدر خوبی سو جہانے دی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل کیا اپنی بندگی کی توفیق بخشی اپنی کلمی کو زبان کی اوپر جاری کر دیا نماز کا پڑھنا اور روزوں کا رکھنا آسان کر دیا اپنی ذکر کو یاد کو زبان کی اوپر دل میں جاگہ دی اور قرآن کی پڑھنی کی توفیق عنایت کری پھر قرآن کی معنوں کی سمجھنی کا راہ کھول دیا اور دین کی کام کرنی کا شوق دیا اور دنیا آخرت میں آسانیوں کا امیدوار کیا ایسی بڑی منتیں رکھیں ایسی بڑی احسان کیی ایسا بڑا کرم فضل کیا جو تمام بدن میں بال بال زبان ہو جاوی اور ہر زبان سی ہر ساعت میں لاکھوں کروڑوں حمد اور شکر کرتی رہی تو بھی ایک نعمت کا ان نعمتوں میں یہی حق ادا نہ ہو سکی بندا عاجز ہی اس پاک خاوند کی ایسی بڑی احسانوں کا اس کرم فضل کا کس طرح سی کیوں کر حق ادا کرسکتا ہی ۔ سب سب طرح کی منتیں اور احسان اس ہی خاوند پاک پروردگار کی تمام خلق کی اوپر بالا ہیں تمام خلق کی بندگی سی عبادت سین زیادہ ہیں پڑھتے ہیں سب طرح کی اچھی تعریفیں خوبیاں ثنائیں اور صفتیں حمد اور شکر اول سی آخر تک اس ہی پاک پروردگار کو سزاوار ہیں لایق ہیں اور لاکھوں کروڑوں بیحد بی نہایت بیشمار درود و سلام خدائی تعالی کی طرف سے سب طرح کی کامل رحمتیں اللہ تعالی کی اول سین اخیر تک ہمیشہ ہمیشہ حضرت

پیغمبر صاحب کی اوپر سب پیغمبروں کی بڑی دونوں جہاں کی سرور سرتاج
دونوں عالم ان کی محتاج اللہ تعالی کی پیاری محبوب محمدؐ مصطفیٰ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر نازل رہیں پہنچتی آوتی رہیں ان کی طفیل سے اللہ
تعالی نی اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیا عرش کرسی آسمان زمین اور سب کچھ ان کی
واسطی ظاہر کیا پہلی سب اسباب کارخانی جو درکار تھی ضرورت تھی پیدا کر
کر ایک لاکھ چوبیس ہزار کم زیادہ پیغمبر رسول دنیا میں خلق کی ہدایت کی
واسطے بھیجی پھر آخر کو حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تئیں
سب طرح کی نعمتیں دولتیں خوبیاں بڑائیاں دے کر پیغمبری کا کارخانہ اس
محبوب کے اوپر تمام کیا۔ پیغمبروں کا خاتم سب طرح کری نعمتیں خوبیاں اپنی
پوری کر دیں کامل کر دیں۔ قرآن مجید اپنا کلام محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اوپر بھیجا سب کتابوں میں بہتر افضل کتاب نازل کری سب دینوں میں
افضل دین اکمل دین ان کو بخشا سب خلق کی سعادتمندی نیک نیتی دنیا
آخر تک کی خیر خوبی ہمیشہ ہمیشہ تک محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں
پیروی میں مقرر کر دیں اور شقاوت بدبختی ہمیشہ ہمیشہ کے خلاف میں
مخالفت میں محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رکھ دی لاکھوں کروڑوں بی حد بی
شمار خلق نین محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب سی ہدایت پائی ہمیشہ کی
دولت کا راہ پایا اور قیامت تک راہ پاوتی جاویں کی اور آخرت میں سب
خلق کی شفاعت کرنی کا درجہ مقام محمود حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بخشا قیامت میں لواء الحمد بڑا جھنڈا نور کا حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو
عنایت کیا سب پیغمبر رسول پیر اولیاء اول آخر کی مومن مسلمان حضرت محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جھنڈی کی نیچی ہوویں کی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی
دولتوں کا اور بڑائیوں کا دی دولتیں دی بڑائیاں جو اللہ تعالی نی خاص اپنی
طرف سین ان کو بخشی ہیں کچھ بیان نہیں ہوسکتا اور اول آخر کی خلقت کی
اوپر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ثابت ہی تمام جہاں کلی عالم کا وجود ان
کی نورسی ہوا۔ سب مومنوں مسلمانوں کو ہر طرح کی دولتیں دیں دنیا کی
خوبیاں محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدقی سین ملیں اور ہمیشہ بہت بہت

بڑی بڑی دولتوں کی پادنی کی ان کی طفیل سین امیدوار ہیں بی نہایت بی
شمار ان گنت کامل رحمتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سین محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوپر نازل ہوتی رہیں اور اترتی رہیں سلام خدائی تعالی کی ہمیشہ ہمیشہ تک
محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اولاد پر اہل بیت گھر کی لوگوں کی اوپر پہنچتی
رہیں اور حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم کی اصحابونکی اوپر یاروں کی اوپر
خدائی تعالےٰ کی رحمتیں نازل رہیں اور اول سین آخر تک اللہ تعالیٰ کی رضا
مندی ان کی نصیب رہی اور امت کی بزرگ بڑی آدمی عالم فاضل مجتہد امام
ہادی پیر اولیا جنھوں کی سبب سی دین کی باتیں سب کو پہنچیں سب کنہیں
نی راہ پایا ظاہر باطن دینکی حکم احکام سب کی نی اونکی وسیلے وساطت سی
جانی معلوم کیی اور جن لوکوں نی دین کی خدمت کریں دین کے محکم کرنی
میں شریک ہوئی نا واقفوں کو واقف کیا بے خبروں کو خبردار کیا گمراہوں کو
راہ بتایا ہدایت کر دی اور سب مومن مسلمان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت کی لوگوں کی اوپر اللہ تعالی کی رحمت مہربانی کرم فضل ہمیشہ قایم دایم
رہی دنیا میں آخرت میں خوبیاں نعمتیں آوتی رہیں سب کی مرادیں ملتی
رہیں مقصود حاصل ہوتی رہیں آمین یارب العالمین۔

پھر اسی حمد شکر ثنا کی پہنچی درود سلام دعا کی بعد یہہ عاجز بندہ عاصی گنہگار
فقیر مراد اللہ انصاری سنبھلی قادری نقشبندی اللہ تعالی کی رحمت کا امیدوار
مہربانی کرم فضل کا آرزو مند منکتا خاکسار کہتا ہی ایک دن اپنی دوستوں کی
آگی قرآن مجید پڑھتا تھا جن لوگوں نی متن قرآن کا پڑھا تھا قرآن کی معنونسی
کچھ خبر نہ رکھتی تھی ان کو قرآن کی آیتوں کی تفسیر ہندی زبان میں معنی
سناوتا تھا سننی والی مرد بی بیاں بہت اخلاص سے شوقسی سنتی تھی خوشی
ہوتی تھی ایمان اور مسلمان ہونی کی قدر معلوم کرکر شکر کرتی تھی اس حالمیں
بعضی اخلاص مندوں نی کہا جو ہم کو بھی قرآن کی آیتوں کی یہ تفسیر معلوم
رہتی سورتوں کی یہ معنی یاد رہتی تو کیا خوب بات ہوتی کیسا بڑا اللہ تعالیٰ کا
فضل ہوتا اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی سچی شوق اور اخلاص کے برکت
سین اس عاجز بندی خاکسار کی دل میں یہ بات ڈال دی جو اس ہندی تقریر

کو وہی بات جو عربی فارسی تفسیروں کی بیان میں زبان سی نکلتی ہے اس ہی
تقریر کو کاغذ کی اوپر قلم بند کر کر کہہ کر ان کو پڑھا دیجئے تو دین کی علوم کی
باتیں ان کی اوپر خوب طرح سی معلوم ہوجا ویں یاد رہیں کام آویں مشکل کی
راہ آسان ہوجاوی یقین کی روشنی میں دین کا راہ کھل جاوی ایمان کی سچی
عقیدی نظر آونی لگیں مسلمانی کی کام سب اچھی لگیں اچھی عمل کرنے کا
شوق بڑھ جاوی دین کی خوبیاں خوب طرح سی سوجھنی لگیں بری باتیں بری
لگنی لگیں اچھی باتیں اور اچھی خصلتیں خوش آویں حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی پیروی متابعت پیاری لگی اللہ تعالیٰ کی یاد محبت دل میں قائم
ہووے اس وسیلہ سیں اللہ تعالی کی رضامندی خوشنودی کی نعمت ملجاوی اس
سبب اس واسطی اس بندی گنہگار خدا کی رحمت کی امیدوار نی خدائی تعالیٰ
کی مدد توفیق مانگ کر خدا تعالیٰ کی حکم سے پہلی صورت قرآن مجید کی سورہ
فاتحہ الحمد کی تفسیر اور عم کی سیپاری کی تفسیر ہندی زبان میں جو ہر کوئی پڑھا
ان پڑھا سمجھ سکی پڑھنی والا۔ وہی خاوند ہی اول آخر آغاز انجام اس ہی کی ہاتھ
میں ہی اول آخر وہی پاک خاوند ہی اور سورہ فاتحہ کی اور عم کی سیپاری کی
تفسیر لکھنا اس واسطی مقرر کیا ہی جو الحمد اور اس سیپاری کی سورتیں تھوڑی بہت
ہر ایک مومن مسلمان کو یاد ہیں ہمیشہ نماز میں پڑھتی رہتی ہیں جو معنی بھی
ان سورتوں کی معنوں میں لحاظ پڑی سمجھ آوی تو نماز میں حضور آجا وی نماز
پڑھنے میں بہت ثواب ملجا وی اللہ تعالیٰ کی فضل سی نماز پڑھنی والا مقبول
ہوجا وی ثواب پر ثواب ملتا رہی پھر اسبات کو سمجھ کر اور ایک بات جاننا
چاہیے قرآن مجید کی عربی بہت تفسیریں ہر طرح کی ہوئی ہیں ہندی تفسیر
کنھیں نے نھیں لکھی کسی کی خاطر میں یہ بات نہ آئی پھر حق تعالیٰ اپنی
وعدے کی موافق وہ جو قرآن میں فرمایا ہی ان علینا جمعہ و قرانہ ثم ان علینا
بیانہ تحقیق ہماری اوپر ہی جمع کر دینا قرآن کا اور پڑھنا یاد کروا دینا قرآن
کا پھر اسبات کی پیچھی ہماری ہی ہمارا ذمہ ہی قرآن کا بیان کر دینا قرآن
کے بھیدوں کا ظاہر کر دینا اپنی کلام کا آپ بیان کرنی والا ہی کسی بندی
عاجز کو کیا قدرت ہی جو قرآن کا بیان کر سکی اس ہی پاک پروردگار نے

جس طرح سی چاہا جس بندے کے ہاتھ سیں چاہا عربی فارسی تفسیر لکھوائی
دی توفیق بخشی قدرت دی قوت عنایت کری سب اسباب تیار کر دی سمجھ
دی علم قرآن کی بھیدوں کا اس کی دل میں ڈال دیا الہام کیا زبان کو ہاتھ کو
قلم کو دل کی موافق جاری کر دیا اس ہی طرح سی سینکڑوں ہزاروں تفسیریں
عربی زبان میں فارسی زبان میں لکھی گئیں ہیں پھر جب چاہا ہندی زبان میں
کچھ قرآن کی بھید ظاہر ہویں بیان میں آدین ایک عاجز بندے کو اس طرح کی
بیان کی توفیق بخشی دل میں علم ڈال دیا باتیں سکھائیں دین زبان کو ہاتھ کو
قلم کو جاری کر دیا جو کچھ اس تفسیر میں اچھی اچھی باتیں آدیں ہدایت کی
باتین آدیں وہ کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل سی اللہ
تعالی کی عنایت ہی اور فضل کرم ہی اور جو کہیں کسی جاگہ میں کچھ تفاوت
ہو جاوی وہ اس بندے کی تقصیر ہی بھول چوک ہی گناہ کا معاف کر دینی
والا وہی خاوند ہی پاک پروردگار ہی اور اللہ تعالیٰ سی امیدواری یہی جو اس
بیان میں تفاوت کی بات کچھ نہ آدی اور جو کچھ بیان کی جاوی قرآن کی
حدیث کی ظاہر باطن کی موافق ہووی اور اس بات کو جانا چاہی علم جس چیز
کا ناں ہی وہ چیز کوئی بولی نہیں کوئی زبان نہیں جس طرح کا علم ہووی جو
علم ہووی دین کا علم یا غیروں کا علم علم کسی زبان کسی بولی کا ناں نہیں
علم معنوں کا معنوں کی سمجھ کا ناں ہی ہر ایک زبان ہر ایک بولی اس کا
لباس ہی معنی بغیر کی یہ زبان کیسے بولے گا پھر آئی تعبیر میں بیان میں نھیں
آئی سکتی پھر سب بولیوں میں عربی بولی کی بڑائی ہی عربی بولی سب بولیوں
کی بادشاہ ہی یہ بڑائی عربی بولی کو اس سبب سی ہی جو قرآن مجید اللہ تعالیٰ
کی کلام عربی زبان میں ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان عربی ہی
حدیث عربی ہی اس واسطی عربی پڑھنا ضرور ہوا ہی عربی پڑھی تو عرب کی
زبان بوجھی قرآن کی حدیث کی معنی سمجھی پھر عربی زبان کی پیچھی سب
زبانیں سب بولیاں برابر ہیں کسی بولی کی اوپر شرف بزرگی بڑائی نھیں فارسی
ہندی رومی ترکی اور سب زبانیں یکساں ہیں قرآن پڑھی حدیث پڑھی کوئی
سمجھی کہ اپنی ہی زبان میں سمجھتا ہی اور زبان میں نہیں سمجھ سکتا جن لوگوں

کی زبان عربی زبان تھی سوائی عربی زبان کی اور زبان سمجھ نہ سکتی تھی ان
کی سمجھادنی کی واسطی قرآن کی بھید چھپی ہوئی عربی زبان والوں نی عربی
زبان میں تفسیریں لکھیں وہی تفسیریں عربی سمجھنی والوں ہی کی کام کی تھیں
اور کوئی سمجھ نہ سکتا تھا بوجھ نہ سکتا تھا ۔ پھر جن لوگوں کی فارسی زبان تھی
سوائی فارسی کی اور زبان سمجھ نہ سکتی تھی ان لوگوں کی سمجھا دینے کی واسطی
بہت فاضل عالم دین دار لوگوں نی جن کی زبان فارسی تھی اور عربی پڑھ کر
عربی زبان سی بھی خوب واقف خبردار ہوئی تھی انھوں نے فارسی زبان میں
بہت تفسیریں لکھیں جن لوگوں نے عربی کی پڑھنی کی فرصت نہ پائی تھی وہ
فارسی تفسیر ان کے کام آئیں ان فارسی تفسیروں کی سبب بہت لوگ ہزاروں
لاکھوں آدمی جو دین کی علم سین قرآن سیں حدیث سی بے خبر تھی جاہل
تھی عالم ہوگئی دانا ہوگئی واقف ہوگئی پھر اس ہی طرح سی لاکھوں کروڑوں
مسلمان جو ہندی زبان بولتی ہیں عربی زبان فارسی زبان سیں کچھ واقف نہیں
ہیں ان لوگوں کو عربی فارسی تفسیروں سیں کیا خبر ہی کیا جان سکتی ہیں جتنا
کچھ ہندی زبان میں سنا ہی کسی نی کچھ کہا ہی کوئی بات سن پائی اوتنا ہی
واقف ہوئی ہیں اوتنا ہی جانا اور کچھ نہ کچھ نہیں جان سکی نادان رہی ایسی
بڑی نعمت سی نا واقف رہی بغیر علم کی اچھا راہ اچھا عمل کس طرح پہچان
سکیں دین کا علم سب کی اوپر فرض ہی دین کی اچھی عمل سب کی اوپر لازم
ہیں بہت لوگ ایسی ہیں جو ان کو کسی بات کی کچھ خبر نھیں مسلمان ہیں
مسلمان سی کچھ واقف نھیں بہت لوگ مرد عورت ایسی ہیں جو عربی فارسی
کچھ نھیں پڑھی اور پڑھنی کی طاقت نھیں رکھتی روزہ نماز سیکھ لیا ہے قرآن
کی عبارت ناظراں پڑھتی ہیں اور جو کچھ کہنی نی بتا دیا ہی زبانی پڑھ لیتی ہیں
اور کچھ نھیں جانتی آخرت کی کیا بات ہے کیا کیا چاہئ اللہ تعالیٰ نی کیا
بندوں کو فرمایا ہی کیا خبر دی ہی کیا حکم کیا ہی کیا وعدہ دیا ہی حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا کچھ فرمایا ہی کیسی کیسی بڑی نعمتیں
ہمیشہ کی دولتیں پاونی کا راہ دکھایا ہی بہت مسلمانوں کو کچھ بات معلوم نھیں
لاچار بے خبر رہتی ہیں ہزاروں طرح کی فایدی ایمان کی اور مسلمانی کی ہاتھ

سے چلی جاتی ہیں اور حقیقت کی جواہر خانی معرفت کی خزانی کیوں کر کس
طرح سی جہالت کی اندھیار میں نادانی کی تاریکی میں نظر آویں ہی سب کچھ
فایدی علم کی روشنی میں نظر آوتی ہیں دیکھی جاتی ہیں اول مسلمانی کا علم دنیا
آخرت کی فایدوں کا علم سب طرح کا عربی زبان میں ظاہر ہوا روشن ہوا
ہزاروں لاکھوں آدمیوں نی ہزاروں فایدی پائی لئی اپنی مقصود کو پہنچ گئی
پھر عربی کی پیچھی فارسی زبان والوں نے اپنی لوگوں کی واسطی جو فارسی زبان
جانتی تھی ہزاروں کتابیں دین کی علم میں قرآن کی حدیث کی بہت تفسیر
شرحیں لکھ ڈالیں اور سب علم فارسی زبان میں لائی ڈالی بے شمار کتابیں لکھ
گئیں لکھیں بزرگ نیں کسی عالم فاضل نی ہندی زبان میں کوئی کتاب
دین کی علم میں نہ لکھی قرآن مجید کی تفسیر پیغمبر صلی علیہ وسلم کی حدیث کی
شرح نہ کریں اللہ تعالیٰ اپنی فضل کریم سین اس عاجز بندے کی دل میں ڈالا
توفیق بخشی سورہ فاتحہ اور عم کی سیپارے کی تفسیر اس ہندی زبان میں لکھنا
شروع کیا وہی پاک پروردگار اپنی مہربانی سی اس بیان کو صاف عبارت
میں تماموں کو پہنچائی دینی والا ہی قبولیت بخشی والا ہی اور دل میں یہ نیت ہی جو
اس تفسیر سے اس سیپارے کی فراغت کرنے کی اور اس کی پیچھی فرصت فراغت
پاوی اور وہ پاک پروردگار توفیق بخشی تو اور سیپاروں کی بھی تفسیر لکھی اور
وقت پاوی اور وہ اللہ تعالیٰ چاہی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیثوں کی بھی اس زمانے میں شرح لکھی عقاید کی مسئلی ایمان عقیدی جو
مومنوں مسلمانوں کو دین کی علم اور عمل اور عمل کی باتیں چاہئیں سب کچھ
ہندی زبان میں لکھی یہ فیض خدائی تعالیٰ کا ناواقفوں کی واسطی عام کردیوی
اور جو اس بندے کو ان سب ضروری باتیں لکھنی کا اتفاق نہ پڑی تو چاہئی
اور کوئی صاحب توفیق اس خدمت میں کمر باندھے اللہ تعالیٰ سین مدد مانگی
اوپر جو پرے والی خبر کی نیو دھری گئی ہے حویلیاں بنادی محل بنادی بیخبروں
کو خبردار کری راہ بتادی ثواب پاوی اللہ تعالیٰ کی کرم فضل سی یہ بندہ گنہگار
امیدوار ہی جو وہ خاوند حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل
سی اللہ تعالیٰ کے کرم فضل سی یہ بندہ گنہگار امیدوار ہی جو وہ خاوند حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سیں اس کام کی برکت سیں
اپنی کلام کی عزت اس تفسیر کو قبول فرماوی اس کی لکھنی کا پڑھنی کا پڑھا
ونی کا اپنی ہی نہایت رحمت سیں ثواب عنایت کری اس خدمت کو
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شفاعت کا اور اپنی
مغفرت اور بخشش کا پری حق مین اور جو کوئی پڑھی پڑھاوی فایدہ پاوی
اس کی حق میں وسیلہ کردیوی میری اور سب مومنوں کی گناہوں کو بخش یوی
پھر بہشت میں داخل کردیوی اپنی دیدار کی دولت نصیب کری آمین آمین
آمین یہ سب حقیقت کہہ کر دوعا مانگ کر اب تفسیر لکھنا شروع کرتا ہوں
پڑھنی والوں کو اور سننی والوں کو چاہئی جو خوب سمجھ کر پڑھیں اور ادب
سیں شوق سیں دلکی کانوں سی سنیں۔"

## غیر مطبوعہ سورۂ فاتحہ کا اقتباس

جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے مطبوعہ نسخوں میں بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کے فوائد دوسری کتاب کے درج ہیں شاہ مراد اللہ کے قلم سے لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ لیکن قلمی نسخوں میں شاہ مراد کی لکھی ہوئی یہ تفسیر موجود ہے۔ یہاں الرحمن الرحیم کی تفسیر کے ذیل میں درمیان سے ایک غیر مطبوعہ اقتباس درج کیا جاتا ہے جس سے تفسیر کے انداز تحریر کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

پھر سب رحمتیں دو قسم ہیں عام اور خاص رحمت کے اعتبار میں رحمن
نانوھی اور خاص رحمت کی سبب رحیم نانوھی پھر عام رحمتیں بھی دو قسم
ہیں عام ہیں اور عام میں خاص ہیں پھر عام رحمتیں وہ ہیں جو تمام خلق ان
رحمتوں میں شریک ہیں خلق کا پیدا کرنا ہر ایک کو وجود بخشنا پھر پرورش کرنا
روزی دینا آسمان زمین چاند سورج تارے دن رات آگ باو پانی خاک
لعل جواہر سونا روپا لوہا تانبا درخت بوٹی گل پھول اناج غلے ہر طرح کی
علاج دواتیاں ہر قسم کے حیوان ہاتی (ہاتھی) گھوڑی اونٹ بیل گائی بکری
مرغ کبوتر ہزاروں طرح کی جانور یہ سب کچھ رحمت ہی کی کار خانی ھیں
آدمیوں کی واسطی نعمتیں ہیں پھر آدمیوں میں عام رحمتیں وے ہیں جنمیں
مومن کافر بھلا برا (سب) شریک ہیں سیدھا قد قامت ہاتھ پاؤں آنکھ کان
شعور دانائی ہر چیز کی تمیز اور ہزاروں رحمتیں نعمتیں ہر کسی کو بخشی ہیں

عام و خاص ہیں مومن ہووے خاص کافر ہووے کسی کسی کو ملتی ہیں خوبصورتی حسن جمال قوت زور شجاعت سخاوت دولت مال ملک سرداری بادشاہی اسباب تجمل ہر طرح کی ہر حکمت علم بزرگیاں بڑائیاں اور ہزاروں باتیں لذتیں عیش جیش خوشیاں آرام صحت سلامتی یار دوست جورو لڑکے اولاد مراد سب کوئی ان عام رحمتوں کے دریاوں میں ڈوب رہا ہی بے حد بی حساب نعمتیں سب کسی کو پہنچی ہیں اور پہنچتی جاتی ہیں یہ سب رحمانی رحمت کا فیض ہے جو بے نہایت جاری چلا جاتا ہے "۔

دبستان دہلی کے معلوم و متعارف نثری سرمائے میں تفسیر مرادیہ تقدّم کے لحاظ سے شاہ عبدالقادر کے موضح قرآن پر فضیلت رکھتی ہے گو یہ فضیلت جزواً ہے پورے قرآن مجید کے تفسیری فوائد اولاً شاہ عبدالقادر ہی کے قلم سے نکلے ہیں کہا جاتا ہے کہ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ اور مختصر تفسیری فوائد موسوم بہ موضح قرآن اٹھارہ سال کی طویل مدت میں تکمیل کو پہنچے اگر یہ درست ہو اور اتنی ہی طویل مدّت اس ترجمے اور مختصر تفسیری فواید کی تکمیل میں صرف ہوئی ہو تب بھی شاہ مُراد اللہ کا یہ لکھنا غلط (۴) نھیں کہ ان سے پہلے کسی کو اس کام کی طرف توجہ نھیں ہوئی کیوں کہ اس حساب سے شاہ مُراد اللہ کے تفسیر سورۂ فاتحہ و پارۂ عم لکھنے کے تین سال بعد شاہ عبدالقادر نے ترجمہ و تفسیر کا کام شروع کیا۔

تفسیر مرادیہ علمی انداز میں نھیں بلکہ تبلیغی مقاصد کے تحت لکھی گئی تھی شاہ مُراد اللہ کو احساس تھا کہ عام مسلمانوں کو دین کسی ضروری باتوں سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے ۔ خوش [illegible] ایک ایسی دینی تحریک سے وابستہ تھے جس نے ہندوستان میں اکبری دور کی بدعات کا قلع قمع کرنے اور مسلمانوں کی دینی حالت سدھارنے میں کارہائے نمایاں انجام دیے تھے شاہ مُراد اللہ نے اس دور کے عام مسلمانوں کی دینی معلومات سے بے خبری کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے ۔

" بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان کو کسی بات کی خبر نھیں مسلمان ہیں مسلمانی سے واقف نھیں بہت لوگ مرد عورت ایسے ہیں جو عربی فارسی کچھ نھیں پڑھے اور پڑھنے کی طاقت نھیں رکھتے روزہ نماز سیکھ لیا ہے قرآن کی عبارت ناظراں پڑھتے ہیں اور جو کچھ کسی نے بتا دیا ہے زبانی پڑھ لیتے ہیں [illegible] کچھ نھیں جانتے .... ہزاروں طرح کے فایدے ایمان کے اور مسلمانی

کے ہاتھ سے چلے جاتے ہیں۔

خود شاہ مُراد اللہ کے حلقۂ احباب میں اس طرح کے مسلمانوں کی خاصی تعداد تھی جو علم کے اعتبار سے کم تر تھے، مگر اخلاص سے خالی نہیں تھے۔ شاہ مُراد اللہ انھیں اپنی مجلسوں میں قرآن کے معنی آسان اردو میں سمجھاتے تھے۔ انھی کی فرمائش پر شاہ مُراد اللہ کو اس تفسیر کے قلم بند کرنے کا خیال آیا۔ شاہ مُراد اللہ کے اس حلقہ احباب میں کم سے کم ایک نام معلوم ہے۔ یہ صاحب محمدؐ دانش بنگالی تھے۔ ان کا ذکر مرزا مظہر جانجاناں کے ایک خط بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی میں آتا ہے۔

> (ترجمہ) " محمدؐ دانش بنگالی جو شاہ مُراد اللہ کے دوستوں میں ہیں اور ڈیڑھ سال اس خانقاہ میں رہے۔ اپنی استعداد کے مطابق انھوں نے فیض و برکت طریقہ حاصل کرلیے۔ چند روز کی رخصت لی ہے ظاہرا اسی طرف واپس آنے کا ارادہ ہے آپ کی خدمت میں پہنچتے ہیں ان پر مہربانی کیجیے ہرچند مرد سادہ ہیں لیکن طالب خدا ہیں " (۵)

غرض شاہ مراد اللہ کے مخاطب اردو داں عوام تھے اور ان میں ایسے بھی تھے جن کی مادری زبان اردو نہ ہونے کی وجہ سے اردو کی استعداد بہت ہی کم ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ مراد اللہ نے بے حد سادہ زبان استعمال کی ہے بالعموم چھوٹے چھوٹے فقرے لکھے ہیں افہام و تفہیم کی سہولت کے لیے اور مطالب اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لیے مترادفات بکثرت لاتے ہیں تحریر میں تقریر کا انداز برقرار رکھا ہے بقول مولوی منصور احمد بردوانی (مصحح نسخہ مطبع ماہ عالم افروز)

> " حضرت قدس سرہ نے اس کی تفسیر اس خوبی سے ہندی زبان میں بیان فرمائی ہے کہ جیسے بہتر سے بہتر کوئی ایک واعظ منبر پر بیٹھ کے وعظ کہہ رہا ہے۔ اور ہر ایک زن و مرد چھوٹا بڑا بخوبی سمجھ لیتا ہے اور گرویدہ ہوجاتا ہے۔ "

نثر کی قدامت کو دیکھتے ہوئے حیرت ہوتی ہے کہ شاہ مراد اللہ نے کام کی باتیں کیسی سلجھی ہوئی عبارت میں بیان کر دی ہیں جب کہ فورٹ ولیم کالج کے بعد تک کی بعض تصانیف میں الجھاؤ پایا جاتا ہے۔ خود ان کے زمانے میں دیباچے اس قسم کی نثر میں لکھے جا رہے تھے۔

- " اس کی بیت بہار معنی کے جنون میں مصرعوں کے دو ہاتھ سے گریبان پھاڑ رہی ہے اور ہر سطر ایک دیوانہ مضمون جنون کو زنجیر کر سرمہ سوختگی بیان سے خوشی کے نالے پکار رہی ہے۔ (عزلت)

• "گوہر سخن عاشی زیب گوش اہل ہنر ہوا ہے اس مدت میں مشکل گوئی دقیقہ سنجی کا نام رہا ہے اور سدا مرغ معنی عرش آشیاں گرفتار دام رہا ہے (سودا)

قافیہ پیمائی " دقّت اسلوب " اور رنگینی جو عزلت و سودا کے دیباچوں اور نو طرز مرصع تحسین پر قیاس کر کے اردو نثر کے ابتدائی دور کا امتیازی وصف سمجھ لی گئی ہیں تفسیر مرادیہ میں مطلق نہیں اس لحاظ سے تفسیر مرادیہ کی نثر تقویت الایمان کی نثر کی پیش رو ہے ۔

شاہ مراد اللہ کی نثر کا سب سے نمایاں پہلو لکھنے والے کی اخلاص مندی ہے جو سطر سطر سے جھلکتی ہے یہ نثر تبلیغی جذبے کے تحت لکھی گئی ہے ۔ یہ جذبہ دراصل ان کی نقشبندی سلسلے سے وابستگی کا نتیجہ ہے اسی دور کے ایک اور نقشبندی مجددی بزرگ مرزا مظہر جانجاناں شہید نے بھی اردو کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں ۔ مجدّد الف ثانی کی تحریک احیائے دین کی تصنیفی خدمات میں بجا طور سے تفسیر مرادیہ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے ۔

اس تفسیر پر مولوی عبدالحق کا تبصرہ بھی لائق مطالعہ ہے ۔ یہ ان کے مضمون " پرانی اردو میں قرآن شریف کے ترجمے اور تفسیریں " میں موجود ہے " مولوی عبدالحق لکھتے ہیں :

> " تفسیر کی زبان بہت صاف اور سادہ ہے ۔ متروک الفاظ خال خال ہیں ۔ اور وہ بھی بہت معمولی مثلاً یے (بجائے یہ) وے (بجائے وہ) اندھیاری (بجائے اندھیرا) ان نے (بجائے اس نے) اور اس قسم کے اور لفظ ہیں جو اب بھی بعض مقامات پر بول چال میں آتے ہیں جملوں کی ساخت پرانی ہے .....
>
> اس کتاب میں تفسیر شرح و بسط کے ساتھ لکھی ہے۔ اس کتاب کی زبان بارھویں صدی کے اواخر کی زبان کا اچھا نمونہ ہے " (قدیم اردو مطبوعہ ۱۹۶۱ء ص ۱۳۰ )

مولوی عبدالحق کے پیش نظر تفسیر مرادیہ کا مطبوعہ نسخہ تھا جس کی نثر مصححوں کی تبدیلیوں کا شکار ہے ۔ جہاں تک تفسیر مرادیہ کے طویل دیباچے کا تعلق ہے یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ جملوں کی ساخت پرانی ہے اگرچہ اس نثر میں مترادفات کی بھرمار ہے ۔

**مختصات**

۱۔ کنھی " کنھین (بجائے کسی) مثال " جن کنھین نے حق کو قبول کیا "

۲۔ سیں (بجائے سے)

۳۔ تیں (بجائے " نے " علامت فاعل)

۴۔ کتین (کے تین ) مثالیں " رات کتین " " دن کتین "

۵۔ جمع الجمع ۔ مثال " اصحابوں "

۶۔ تذکیر و تانیث کی ناہمواری " راہ " کہیں مونث مثلاً کتاب کی راہ سے " کہیں مذکر مثلاً " راہ نکالا " بغل مذکر اور خواب مونث آیا ہے ۔ ہوشیں مونث مثال " لٹکی جیب بڑی ہوشین " سچی سچی خوابیں ظاہر ہونے لگیں " " طلاق " کو مذکر استعمال کیا ہے " طلاق دیا " ۔

۷۔ بعض افعال میں برج کا لہجہ ۔ لائے نا ۔ فرمائے نا ۔ جاونا ۔ سمجھاونا ۔ لکھوائے نا ۔

۸۔ حرکات بالحروف ۔ مثالیں ۔ داوود ۔ دوعا ۔ یہ بقول ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب ترکی زبان کے اثرات میں سے ہے ۔

۹۔ لیے ، وے (" یہ " وہ کی جموع ) کہیں کہیں شاہ مراد اللہ نے " وہ " کو " وو " بھی لکھا ہے

۱۰۔ حذف " کے " مثال " اپنے کلام بیچھے "

۱۱۔ ترک نے ۔ مثالیں

- اللہ تعالی قرآن میں فرمایا ہے
- (اصحاب رسول ) قرآن کو حضرت نبی صاحب سے سنکر کاغذوں میں لکھ لیے ہیں " یاد کر لیے ہیں دلوں میں نقش کر لیے ہیں ۔
- " حضرت جبرئیل ان شہروں کو اٹھا آسمان کے نزدیک لیجا کر وہاں الٹ مارے ۔
- (کفار ) پانی مانگے ۔
- ابوبکر لوگوں سے پوچھ کیا ہے ۔
- یہ بات سن کر ابوبکر صدیق ان کے دروازے میں جا کر اوس کو بلایا احوال پوچھا ۔
- (میکائل ) حلق اور رگیں دھوئے ۔ دین مسلمانی کا قبول نہ کیتے " ۔
- " بادشاہ مال پایا ہے " ۔

۱۲۔ " نے " کا غیر موثر استعمال ۔ پہلی مثال

" اصحابوں نے عبداللہ کو خبردار کیے جو حضرت اس وقت اور کام میں مشغول ہیں " ۔ یہاں علامت فاعل " نے " لانے کے باوجود فعل فاعل کے مطابق آیا ہے جب کہ اسے مفعول کے

مطابق ہونا چاہیے تھا ۔

دوسری مثال

" پھر اس پاک خاوند نے دنیا کی راہوں کو آسان کر کر ، آخرت کی راہوں کو آسان کر دی " ۔ " حضرت نے دیکھ کر اس کو بہت خوش ہوئے ۔ "

۱۲۔ جو ( بجائے کاف بیانیہ " کہ " ) مثالیں

اصحابوں نے عبداللہ کو خبردار کیے جو حضرت اس وقت اور کام میں مشغول ہیں ۔ تب سب کو یقین ہوا ۔ جو اب مریں گے " ۔ " شور ہنگامہ دھوم فکر اندیشہ حساب کتاب قصّہ قضیہ ایسا کچھ ہووے گا جو نیند کا نام نشان نہ رہے گا ۔ "

۱۴۔ کثرت مترادفات

مترادفات کی کثرت الفاظ کی حد تک ہی نہیں جملوں میں بھی ملتی ہے۔ مثالیں ۔

(الف) " بڑے بڑے دانا عقلمند ہیں " " تحقیق مقرر بے شک اس جاننے کے پیچھے شتاب جانیں گے۔ " اپنی احمقی اور نادانی سے " ۔ " بُرے حال سے خواری خرابی سے " ۔ " " بہشت سب طرح کا آرام راحت عیش ہے کھانا پینا لذّت مزا ہے " ۔ " " درخت .... ہرے سبز ہو جاویں " ۔

(ب) ہزاروں طرح کے افسوس کریں گے ۔ رووینگے اور آنکھوں سے ان کی آنسوں کی ندیاں بہہ چلیں گی اور ہائے ہائے کریں گے

" آرام پاویں خوشیاں کریں راحت پاویں " ۔

" اس بات کے اوپر لات مارے خاک ڈالے " ۔

۱۵۔ اطناب و تطویل ۔

شاہ مراد اللہ کی نثر کا انداز خطیبانہ اور واعظانہ ہے اس لیے اس میں ایجاز و اختصار کی بجائے اطناب : تطویل ہے جو بالعموم مترادفات کی کثرت کا نتیجہ ہے۔ علاوہ ازیں اطناب و تطویل کی

دوسری صورتیں بھی اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً:

(الف) جزئیات نگاری و تفصیل پسندی: "وہ چیزیں جو سب کے کام آویں مثلاً دیگچا توا تغاری پیالہ رکابی سوئی کدالی آگ پانی نمک منع کرنے ہی کو نہیں دیتے۔"

"جو ہمیشہ رات ہی رات رہتی دن نہ ہوتا دنیا کی زندگانی کے سبب کاروبار بند ہو جاتے معاش کے کارخانے بگڑ جاتے ٹھیک نہ رہتا خلق کو جینا زندگانی کرنی مشکل ہو جاتی تمام دنیا ویران ہو جاتی

جہاں و نباتات کی [illegible] ملاحظہ ہو۔

دانے بوئے [illegible] ان کی [illegible] گیہوں و چاول مونگ ماش اور [illegible] کھانے میں آتے ہیں اور گھاس پات بیل بوٹے [illegible] چرند کے [illegible] گائے بیل بکری کے کھانے میں آتی ہیں اور [illegible] کی [illegible] یار اور بوٹیاں دوائیاں جو بیماریوں کے علاج میں [illegible] ہزاروں کام آتی ہیں۔

(ب) بیان اضداد

"اللہ تعالیٰ نے جوڑا [illegible] صورت "قوی ضعیف" زور اور ناتوان "[illegible]" "[illegible]" [illegible] پیدا کیے بنائے"

(ج) تشبیہات

بادلوں کو [illegible] کر پانی برستے [illegible]

"اسی طرح [illegible] جیسے [illegible] لوہے کی سیخ [illegible] گوشت سیخ میں [illegible] سے کباب نکال [illegible] گوشت [illegible] کے واسطے کمل کے ٹکڑے کو تر کر کر [illegible] سختی سے اس سیخ کو کمل سے پکڑ کر چھٹانا

ہے اس کے پیچھے وہ گوشت اچھی طرح سے نھیں چھوٹتا لگ رہتا ہے ......"

(د) "ایسا ہوگا ویسا ہوگا"۔ "بتوں کو پوجو بت بناو ایسا کرو ویسا کرو

(ہ) "کبھی رات کو بڑھایا دن کو گھٹایا کبھی دن کو بڑھایا رات کو گھٹایا"۔

(و) اطناب کی ایک اور مثال جس میں شاہ مراد اللہ کا طرز تحریر بخوبی نمایاں ہے

"جس وقت روحیں بدن کے ساتھ ملائی جاویں گی سب آدمی زندہ ہوویں گے۔ جی اٹھیں گے پھر اچھے لوگوں کو اچھوں کے ساتھ جمع کریں گے برے لوگوں کو بروں کے ساتھ جمع کریں گے مومن مومنوں کے ساتھ کافروں کو کافروں کے ساتھ اسی طرح ہر ہر جنس کو جنس کے ساتھ ملا دیں گے سچوں کو سچوں کے ساتھ جھوٹوں کو جھوٹوں کے ساتھ دوستوں کو دوستوں کے ساتھ" دشمنوں کو دشمنوں کے ساتھ" شاہوں کو شاہوں کے ساتھ چوروں کو چوروں کے ساتھ حبیبوں کو حبیبوں کے ساتھ اکٹھا کریں گے۔

لغات و محاورات قدیم۔

(الف) ڈرانی (بجائے ڈراونی۔ مثال "ڈرانی شکل") پھتر (پتھر) دینے ہارا۔ پالنے ہارا بے فرمانی (بجائے نافرمانی) چل بچل (ہزاروں کارخانے چل بچل ہوجاتے) اندھیار بجائے اندھیری "اندھیاری رات کی سارے عالم سے دور ہوئی اندھیارا (بجائے اندھیرا "ہمیشہ اندھیارا رہتا"۔ باو (ہوا) پیچھے (بجائے بعد۔ ہزاروں برس کے پیچھے) بدبوئی۔ خوشبوئی (بہشت کی خوشبوئی سے خوشبوئیاں ان کے ساتھ ہوتی ہیں) جوڑاو۔ ڈبانا (بجائے ڈبونا) چوکی (بمعنی پہرا "میر محل کے دروازے کی چوکی میں رہ) ما (بجائے ماں) بوٹی (بجائے بوٹی) بچھوانا۔ (بجائے بچھونا) "بہشت کا بچھوانا بچھواد" بچھوانے بچھوا کر) باگھ (شیر) جاگہ (جاگہ صاف کروائی)

پچھاڑی اگاڑی (" جب پچھاڑی حضرت موسیٰ کی فوج کی اس کنارے پہنچی تب فرعون کے لشکر کی اگاڑی اس کنارے دریا کے آ پہنچی) دل گیر (بمعنی دلگیری، خاطر کے اوپر دل گیر ناخوشی حرام زادہ (بمعنی شریر " حرام زادہ شریروں کو پیش کرے) باسن (برتن) بٹھالنا (" دھوپ میں بٹھالتا) بیٹھالنا (" اپنی چادر مبارک ان کے واسطے بچھا دی اس کے اوپر بیٹھالا) دابنا (بجائے دبانا " قبر میں زمین کو کھود کر داب دیوے) کمل (کمبل) بھگانا (بھگونا) گاڑی گئی لڑکی (بجائے گاڑی ہوئی لڑکی) دان دہیز۔ دیوان پن (دیوانہ پن) اشارت (بجائے اشارہ) اشارتیں (بجائے اشارے " اس آیت میں تین اشارتیں ") تمامی (بجائے تمام) بہوت (بہت) ماپنا (ناپنا " ماپنے میں .. کمی کرتے ہیں ") کھٹے (پیمانے " وے لوگ جس وقت لیتے پیمانوں میں کھٹوں میں کچھ سودا اپنے واسطے ۔ آدمیوں سے تمام پھر لیتے ہیں) بناوٹ (بمعنی زینت " حوریں طرح طرح کی بناوٹ کیے ہوئے) پچھان (پہچان) چمکاہٹ (چمک " اس کے مونہہ کی چمکاہٹ مونہہ کی روشنی کچھ اور ہی ہوتی ہے ") لڑھائی، لڑھائیاں (لڑائی، لڑائیاں) بھوکھا (بھوکا) جھوٹھ۔ (دیو (دو " اس کا پانی کا حصہ تمام دیو کم مت کرو) " گھاسن (جمع گھاس کی یعنی بہت گھاس) اکسان (یکسان " عذاب اکسان ہوگا ") چپٹنا (بجائے چمٹنا " کانٹے ان کے بدن میں گوشت میں چپٹ چپٹ جاتے ") پاس (بجائے نزدیک، خیال میں " حضرت بلال اس کے پاس بہت بے قدر تھے " " بلا کی قدر میرے پاس ایسی ہے جو تو اس کو میرے سارے مال متاع کے بدلے میں دیتا تو میں غنیمت جانتا ") بخیلی (بخل ۔ " جو کئی بخیلی کرتا ہے ") بڑھاؤ گھٹاؤ (آخرت میں کیا کچھ بڑھاؤ ہوئیگا " " ہمیشہ ہی رہے گا، گھٹاؤ کا نام نشان نھیں ہونے کا ") لڑکا پن (لڑکپن) چودھین (چودھویں "

چودھوین رات کے چاند کو دو ٹکڑے کئے " ) گیہنو (گیہون) نہوڑنا ( " نہوڑ کر رکوع کرتا ہے " ) نگلنا ( نکلنا " تجھ کو نگل جاون گا " ) بوجھے (بجائے سمجھنے۔ " اپنا مددگار حافظ نگاہ بان یاری دینے والا ہر حال میں پاک پروردگار کو بوجھے " ) جاگا ( جاتے گا " کچھ نہ جاگا ساتھ ) چھپائیں ہیں ( چھپائی ہیں ) (تھوڑین (تھوڑی " عمر میں تھوڑین ہیں " روشنائی (روشنی " صبح کی روشنائی اور رات کی اندھیاری کے درمیان میں ")۔ بوجھا (بوجھ " لکڑیاں پھاڑ بوجھا باندھ کر " ) ۔ سرانے (سرھانے " جبرئیل میرے سرانے کی طرف بیٹھے " ) بے فائدے باتیں (بے فائدہ باتیں)

(ب) بیان کر کر ۔ افسوس کھانا ۔ نجات بخشنا ۔ مشکل ہو پڑنا (" جینا مشکل ہو پڑتا " ) ٹوٹ پھوٹ ( بطور مذکر ۔ " ٹوٹ پھوٹ ان میں نھیں آسکتا ہے ) بند چھند ( " نجومی ... سونا روپا موتی مونگا اور منتر جنتر بنانے لگے اور جادوگر اپنے جادوگری کے بند چھند کرنے لگے " ) " فرعون نے حضرت موسی کو رخصت کی ) حیف میں رہ جانا ( " فرعون کے لوگ لوازم لاکھوں آدمی دریا میں ڈوب مرے ) عبرت اٹھانا ( " سبھوں نے اس کو دیکھ کر عبرت اوٹھائی ) منہ لانا (بجائے منہ کرنا " پھر تو اے محمد اسی کے واسطے اسی طرف منہہ لاتا ہے " ان مالداروں کی طرف منہہ لاتا ہے " ۔ " اس فقیر کی طرف منہہ لانے کو فرمایا " ) جہاں ... تہاں ( " جہاں چاہتا ہے تہاں جاتا ہے " ) مار رکھنا ( مار ڈالنا " اس بات کے ڈر میں آگے ہی مار رکھتے تھے " ) تنگ رکھنا ( " بعضے عار کرتے تھے بتنگ رکھتے تھے " ) لیا چاہتا ہے ۔ " بیٹھا چاہیں گے ۔ ( جب بہشتی ان تختوں کے اوپر بیٹھا چاہیں گے وے تخت زمین سے لگ جاویں گے " ) خوشیاں کرنا۔ (خوشیاں منانا واویلا پڑیں گے ۔ ( بمعنی " واویلا کریں گے " ۔ " یہ دوزخی آگ میں جلیں گے جلنے لگیں گے نالہ فریاد کریں گے واویلا پڑیں گے " ) دکھ کھینچنا ،

(خواری کھینچنا سختیاں کھینچنا ، عذاب کھینچنا) جدی جدی (بجائے جدا جدا " جدی جدی طرح ) ڈر دکھانا ( بمعنی ڈرانا " محمد ایسے بندی خانے دوزخ کے ڈر دکھاتا ہے ڈراتا ہے " ۔ ) آزار پہنچانا ۔ تصدیع دینا " خلاصی پانا ۔ سوا نرنا (سنوارنا ۔ " ہر ایک تن کو جان کو راست کیا سوا نرا تمام کیا " ) کوچیں مارنا ( " دوسرے نے کوچیں مارین پاون کاٹ ڈالے " ) دعدہ دینا (وعدہ کرنا) ٹال بتانا " ( " یہود نے ... لوگوں سے کچھ نہ کہا ٹال بتایا " ) عرق آنا (پسینہ آنا " ایسا دابا جو عرق آ گیا " ) یاری دینا (" یاری دینے والا " ) رسی باٹنا ( رسی بٹنا " ایک موٹی رسی بالوں کی بٹ کر اس بی بی کے حوالے کی " ) پا بھی رہتا ہے (پا بھی لیتا ہے " ) درھم برھم ہونا ( " سب لوگ اپنی اپنی راہ رسم دین آئین کے اوپر تھے آپس میں درہم برھم تھے " ) طعنہ مارنا کنایہ کرنا " ( " طعنے مارنے کنایے کرنے لگے ) لوٹ کرنا ( بجائے لوٹ مار کرنا " لوٹ کی " ) چل جانا " ( بجائے چلے جانا " ) دو سو اونٹ اس لوٹ میں چلے گئے ) ان نے کہا ( انھوں نے کہا ) دم کنڈ ہوا (بمعنی ابتر ) دشمنی ڈالنا ( لوگوں کے درمیان دشمنی ڈال دیتی ) باتیں لینا ( " مسلمانوں کی باتیں لیتی پھرتی " ) وعدہ دینا ( " وعدہ دیا " ) لحاظ پڑنا ( اور جو لحاظ پڑے )

(۱۷) چند مزید غیر مانوس استعمالات

زمین میں گر پڑا " (زمین پر گر پڑا ) بہت سا نا خوش ہوا ( " سا حرف زاید " ) " تو اپنا ہی مطلب کہا " ۔ " نا کارے غلام کو ( ناکارہ غلام کو " ) " خاطر جمع کر بہانے کر مت ڈھو " ۔ " دانا عقلمند وہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ڈر رہے حکم کو سر کے اوپر رکھے " ۔

(۱۸) چند دل پذیر اسالیب

(الف) روز مرہ محاورات کا استعمال مثلاً ادھر کی ادھر لگانا " الٹ مارنا " ناک ڈال کر باندھنا " گپ شپ " ادھر ادھر کی باتیں " وقت بےوقت ہونا ۔ ایذا دینا وغیرہ

(ب) کثیف مضمون کو ادا کرنے کا ڈھنگ ۔ بے اختیار ہو کر نکرے کی بات ہوگی ۔

(۱۹) عطف کی ناہمواری ۔ " جان و دل و تن و بدن و ہاتھ پاؤں "

(۲۰) ترک وا و عاطفہ ۔ " کاربار " ۔ " آہ نالہ " ۔

## شاہ مراد اللہ کے اشعار

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ کی تفسیر کے ذیل میں شاہ مراد اللہ نے اشعار بھی درج کیے ہیں جو دو ہوں کی بحر میں ہیں اور قیاساً انھی کے ہیں۔ ذیل میں وہ جملہ اشعار درج کیے جاتے ہیں ۔

کیا دنیا میں اٹک رہے ہو رکھتے ہو کیا خیال
آخری کچھ خبر نھیں ہے کیا ہووے گا حال

ٹال مٹول میں کیا رکھتے ہو اپنا کرد حساب
کرلو کام شتابی اچھے کرتے ہو کیا خواب

بری راہ میں کیوں بھٹکے ہو چھوڑ دو سب خیال
اچھی راہ کو ڈھونڈ کر رکھو پاون سنبھال

کیا بھولے دنیا کے پیچھے کیا آوے گا ہاتھ
مال ملک سب جھوٹا جانو کچھ نہ جاگا ساتھ

غفلت میں دن کھو دیتے ہو لیے درد اور دکھ
بنا بندگی اس صاحب کے کہاں پاو گے سکھ

برے کام کرتے ہو بہت بھلے کام ہیں کم
بری بات برے کام میں بہت بھرے ہیں غم

اچھے کرلیو کام ستھرے جانا دن رات
بھلا برا آویگا سب آگے بھی بات بھی بات

## حکایت نگاری کا انداز

" بنی اسرائیل کی قوم میں ایک بندہ تھا ۔ شمعون اس کا نام تھا بعضے کہتے تھے ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو نماز پڑھتا تھا ۔ [illegible] میں کھڑا تھا اور کافروں کے ساتھ جہاد کرتا لڑھتا ۔ کافر اس کے ہاتھ سے تنگ آئے تھے

۔ ایک بار ان کافروں نے مصلحت کر کر شمعون کی بی بی کو بہلایا اور اس سے کہا تیرا خاوند تجھ سے کچھ کام نھیں رکھتا دن کو روزہ رکھتا ہے ۔ رات کو عبادت کرتا ہے تجھ کو کیا فایدہ ہے تو حیلہ کر کر اس کو بند کر ۔ ہم اس کو لیکر تیرے ساتھ ایک گھر میں بند کر دیویں گے۔ ہمیشہ تو آرام سے رہے گی ۔ جورو کی ناقص عقل ہوتی ہے ۔ یہ قبول کی ایک موٹی رسی بالوں کی بانٹ کر اس بی بی کے حوالے کیے جو اسی رسی سے اس کو باندھو ۔ ایک رات شمعون کو کچھ نیند آئی تھی ۔ ان کے ہاتھ باندھ لیے شمعون جاگ اٹھا ۔ کہا کیا کرتی ہو ۔ کیوں باندھی مجھ کو۔ اس نے کہا میں تیری قوت آزماتی ہوں ۔ شمعون اس رسی کو توڑ ڈالا کہا میری قوت اس سے بھی زیادہ ہے۔ پھر بی بی نے کافروں کو خبر دی حقیقت کہی ۔ پھر کافروں نے لوہے کی زنجیر لاکر دی دوسری رات خاوند کو زنجیر باندھی ۔ اس کو بھی توڑ ڈالا اور کہا میرا زور اس سے بھی زیادہ ہے کافروں کی خبر ہوئی ۔ کہا ہم عاجز ہوئے ۔ لوہے سے کوئی سخت چیز نھیں۔ تو اسی سے پوچھ جو تجھ کو کس چیز سے باندھیں جو توڑ نہ سکے ۔ بی بی نے ان سے پوچھا شمعون نے کہا ۔ جس چیز سے کوئی مجھے باندھے وہ توڑ نہ سکوں اس بی بی نے کہا کس طرح اس کے سر کے بال لے کر رسی بنا کر اس کو باندھی ان نے کہا کھول دے ۔ جورو نے کہا میں نھیں کھولتی تو توڑ ڈال جس طرح اور چیزوں کو توڑتا تھا ۔ انھوں نے کہا میں نے تجھ سے کہا ہے میں اس کو توڑ نھیں سکتا ۔ اس بی بی نے کافروں کو خبر دی ۔ ایک ان کو پکڑ لیا اور وہ قول قرار جو اس احمق بی بی سے کیا تھا کچھ نکیا ۔ شمعون کے ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ کر شہر دروازے کے آگے ڈال دیا ۔ جو خراب ہو کر مر جاوے ۔ رات کو جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا شمعون نے اللہ تعالی کی درگاہ میں مناجات کی" دعا مانگی ۔ کہا اے پروردگار تو جانتا ہے تیری راہ تیری دوستی میں ان کافروں نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے تو قادر ہے جو مجھ کو اچھا کر دیوے میری مدد کر دے ۔ حق تعالی نے شمعون کی دعا قبول کی ۔ اسی وقت ہاتھ پاؤں سب کچھ ٹھیک ہوگئے ۔ اور جو کچھ اس کی قوت تھی زور تھا وہ بھی دیا ۔ اتنی قوت اور زیادہ بخشی ۔ اٹھ کھڑا

شہر کے دروازے کے پاس آیا۔ لوہے کا دروازہ تھا شہر کا۔ بند تھا۔ پکڑ کر اکھاڑ ڈالا اندر بیٹھ کر ہر گھر میں جا کر گھروں کے ستون پکڑ پکڑ کر کھینچ لیتا تھا۔ چھتیں گھروں کی گر گر پڑتی تھیں۔ سب کوئی چھتوں کے نیچے آپ گر گر جاتے تھے۔ اسی طرح رات میں سب کو ہلاک کیا۔ مار ڈالا"۔

## ترجمۂ قرآن

ہر آیت یا اس کے جزو کے ساتھ اول شاہ مراد اللہ نے اس کا ترجمہ درج کیا ہے۔ جس میں مترادفات کی بھر مار اور الفاظ کی تقدیم و تاخیر پائی جاتی ہے۔ پھر مفصل تفسیر لکھی ہے۔ تفسیر لکھتے وقت ان کی نثر تقدیم و تاخیر الفاظ سے مبرا ہوتی ہے۔ ذیل میں نمونتہً سورۂ اذاجاء کی آیات کا ترجمہ (تفسیر سے جدا کر کے) لکھا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**اذا جاء نصر اللّٰه والفتح:**

جس وقت آئی یا محمدؐ یاری دینے مدد کرنی خدا کی اور فتح مکے کی اور لوگوں کی فتح۔

**ورايت الناس يدخلون فى دين اللّٰه افواجا**

اور دیکھا تونے آدمیوں کو داخل ہوتے ہیں خدا کے دین میں مسلمانی میں گروہ گروہ فوج فوج بہت بہت

**فسبح بحمد ربك**

پھر اس مدد اور فتح کی شکر گزاری میں سبحان اللہ والحمد اللہ کہو یا محمدؐ

**واستغفره انه كان توابا**

اور معافی مانگو یا محمدؐ خدا۔ تعالی سے اپنی امت کے گناہوں کی بخشش چاہو تحقیق سچ وہ پاک پروردگار توبہ کا قبول کرنے والا ہے۔

## ترجمۂ حدیث

تفسیر کے ضمن میں شاہ مراد اللہ نے حدیثوں کو بھی اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا ہے۔ جو ترجمے سے زیادہ ترجمانی ہے۔ نمونۃً اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جو حضرت رسولؐ

کو پیغمبری سے چھے مہینے پہلے سچی خوابیں ظاہر ہونے لگیں جو کچھ رات کو
دیکھتے تھے صبح کو وہی صورت ویسا ہی آفتاب سا ظاہر ہوتا جس طرح سے
دیکھا تھا ویسا ہی طرح ہوتا پھر جب مبعوث ہونے کا زمانہ ۰ وحی اترنے کا
وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے منازل ہونے کے دن نزدیک آئے
حضرت کو تنہائی خلوت پیاری ہو گئی حرا ایک پہاڑ ہے مکے کے پاس اس
میں ایک غار ہے اس غار میں اکیلے ہو کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں تسبیح اور
تہلیل میں مشغول ہوجاتے۔ دو دو رات تین تین رات دن وہیں رہتے پھر
زیادہ رہتے کبھی ایک مہینہ تک بھی وہیں رہے۔ کھانے پینے کے واسطے کچھ
اس غار میں اپنے ساتھ لے جاتے ایک دن حضرت نے آواز سنی کوئی کہتا
ہے "یا محمد" اور کسی کو نہ دیکھا۔ پھر دوسری بار سنا "یا محمد" پھر کسی کو نہ
دیکھا۔ تیسری بار آواز سنی یا محمد۔ اس وقت پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے۔ جو
ایکبارگی آسمان زمین کے درمیان میں نظر پڑی دیکھا ایک سونے کے جڑاو
تخت کے اوپر ایک شخص آدمی کی صورت بہت خوبصورت بیٹھا ہے سبز
کپڑے پہنے ہوئے ایک نور کا تاج سر کے اوپر۔ حضرت نے دیکھ کر اس کو
بہت خوش ہوئے۔ پھر بہت دیکھتے رہے۔ تمام دن دیکھا کیے شام ۰۰ تخت
اور وہ بیٹھنے والا غائب ہوگیا۔ حضرت نے بہت تعجب کیا پھر دوسرے دن
بھی اسی طرح وہی صورت ظاہر ہوئی۔ کچھ بات نہ تھی۔ پھر تیسرے دن
بھی اسی طرح ظاہر ہو کر وہ تخت کا بیٹھنے والا نزدیک آیا حضرت کو ایک
خوف پیدا ہوا۔ چاہا جو آپ کو پہاڑ سے نیچے گرا دیویں اور انھوں نے کہا یا
محمد ڈرو مت میں جبریل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمھارے پاس بھیجا ہے۔
تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر ہو اس امت کی طرف تم کو
ہدایت کرنے کے واسطے مقرر کیا ہے۔ یہ بات سن کر حضرت کی کچھ تسلی
ہوئی۔ پھر حضرت جبریلؑ نے اپنے پردے کے درمیان سے ایک نامہ نکالا۔
[illegible] "حریری کپڑے کا" یاقوت اور موتیوں کا گوندھا ہوا حضرت
رسول کے نزدیک لائے۔ اور کہا پڑھو۔ حضرت نے فرمایا میں کچھ پڑھا
نہیں۔ اور اس نامے میں کچھ لکھا ہوا دیکھا بھی نہیں۔ حضرت جبریلؑ ان کو

دونوں ہاتھ سے پکڑ کر بغل دابا ایسا دابا جو عرق ہو گیا نزدیک تھا جو حضرت بیہوش ہو جادیں پھر چھوڑ دیا۔ جب حضرت بحال ہوئے۔ تب حضرت جبریلؑ نے کہا اقرا یعنی پڑھو۔ حضرت نے فرمایا ما انا بقاری میں نے کچھ پڑھا نھیں۔ پھر حضرت جبریل نے ایسی طرح گودی میں اپنی لے کر دابا نزدیک تھا جو بیہوش ہوجادیں طاقت نہ رہی چھوڑ دیا۔ پھر کہا اقرا یا محمد یعنی پڑھو۔ حضرت نے فرمایا ما انا بقاری میں پڑھا نھیں۔ تین مرتبے اس طرح سے کہا۔ چوتھی بار حضرت جبریل نے کہا۔ اقرا باسم ربک الذی خلق پانچ آیتیں پڑھیں پھر حضرت کی بھی زبان کھل گئی۔ خداے تعالی کے حکم سے آیتیں یاد ہو گئیں۔

## موازنۂ تراجم شاہ مُراد اللہ و شاہ عبدالقادر

شاہ مراد اللہ انصاری کی تفسیر پارۂ عم محرّم ۱۱۸۵ھ میں اختتام کو پہنچی تھی۔ اس میں ہر آیت کے ترجمے کے ساتھ مفصل تشریح بھی درج ہے۔

شاہ عبدالقادر کے موضح قرآن کا سال اختتام ۱۲۰۵ھ ہے۔ اس میں آیتوں کے ترجمے کے ساتھ مختصر تفسیری فواید درج ہیں۔

ذیل میں شاہ مراد اللہ انصاری اور شاہ عبدالقادر کے صرف تراجم آیات کا موازنہ پیش کیا جاتا ہے۔ شاہ عبدالقادر تفسیر مرادیہ کے وجود پر مطلع نھیں تھے۔ (جیسا کہ موضح قرآن کے دیباچے میں اس تفسیر کا ذکر موجود نہ ہونے سے اندازہ ہوتا ہے) اس لیے تفسیر مرادیہ اقدم ہونے کے باوجود شاہ عبدالقادر کا ترجمہ اس سے مستفاد نھیں ہے۔ نیز تفسیر مرادیہ صرف پارہ عم اور جزواً سورہ بقر کی حد تک ہے۔ شاہ عبدالقادر کا مکمل قرآن مجید کا ترجمہ ہے اور اس پر مختصر تفسیری فواید بھی ہیں۔ دونوں نثری کارنامے اپنی قدامت کے اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لیے ان کا موازنہ افادیت رکھتا ہے۔ اس سے اس دور کی دینی نثر کے اسالیب کو سمجھنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے ذیل میں شاہ مراد اللہ کے ترجمے کے آخر میں نشان (م) اور شاہ عبدالقادر کے ترجمے کے آخر میں نشان (ن) لکھ دیا گیا ہے۔

**بسم اللہ الرحمن الرحیم** شروع کرتا ہوں (عم سیپارے کی تفسیر) اللہ کے نام کی برکت سے جس نے ہم کو دنیا میں پیدا کیا اور روزی دی اور سب طرح کی نعمتیں بخشی اور بخشنے والا ہے (م) شروع (اس کتاب کا) اللہ

کے نام سے جو اللہ صاحب بہت مہربانی کرنے والا ہے (ق)

**عم یتساء لون** کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں یعنی آپس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کو پوچھتے ہیں سوال کرتے ہیں (م) کس چیز کا احوال پوچھتے ہیں یہ کافر (ق)

**عن النباء العظیم۔** اس بڑی خبر سے (م)۰(ق)

**الذی ہم فیہ مختلفون۔** جس میں وے کئی طرف ہو رہے ہیں یعنی اختلاف کرتے ہیں (م) جو اس کے احوال میں جھگڑتے ہیں یعنی ہر ایک اپنی سمجھ سے کچھ کہتا ہے اور مر کر پھر اٹھنا قیامت کے دن کا سچ نھیں جانتے (ق)

**کلا سیعلمون** یوں ہیں اب جان لیں گے (م) بے شبہہ اب جانیں گے اس چیز کو سچ (ق)

**الم یجعل الارض مھدا** کیا ہم نے نھیں بنایا زمین بچھونا واسطے کے تمھارے (م) کیا نھیں بنایا ہم نے زمین کو پنگوڑا ان کے پالنے کو جو اس پر آرام سے رہتے ہیں اور اس سے نعمتیں جو پیدا ہوتی ہیں انھیں کھا کر پرورش پاتے ہیں (ق)

**والجبال اوتادا۔** اور پہاڑ میخیں جو زمین جنبش نکر سکے (م) اور بنائیں ہم نے پہاڑ کی میخیں زمین کی مضبوطی کی جو پانی پر تھر تھرادے اور کانپے نھیں (ق)

**و خلقنٰکم ازواجا** اور پیدا کیا ہم نے تم کو جوڑے جوڑے نر مادہ بہانت بہانت کے (م) اور پیدا کیا ہم نے جوڑا اور نر مادہ تو تمھارے اور اولاد پیدا ہوتی ہے (ق)

**وجعلنا نومکم سباتا** اور بنایا تمھاری نیند کو دفع ماندگی کے یعنی واسطے آرام کے تمھارے (م) اور کیا ہم نے نیند تمھاری تمھارے بدن کو جو سارے دن کی ماندگی رات کے سونے سے جاوے (ق)

**وجعلنا الیل لباسا** اور کیا ہم نے رات کتیں لباس تمھارا ستر تمھارا (م) اور بنائی ہم نے رات پوشاک جو سبب چیز کو ڈھانک لیتی ہے (ق)

**وجعلنا النہار معاشا۔** اور کیا ہم نے دن کتیں وقت معاش کا زندگی کا تمھارے (م) اور بنایا ہم نے دن روزی پیدا کرنے کو اور تلاش کو (ق)

**و بنینا فوقکم سبعا شدادا۔** اور بنایا تیار کیا ہم نے تمھارے سروں کے اوپر سات آسمان محکم مضبوط (م) اور بنائے ہم نے اوپر تمھارے سر کے سات آسمان خوب مضبوط محکم (ق)

**وجعلنا سراجا وھاجا۔** اور کیا بنایا ہم نے آفتاب کو ایک بڑی خوبی کا چراغ روشن تمام عالم کا روشن کرنے والا۔ (م) اور کیا ہم نے آسمانوں میں چراغ روشن یعنی سورج (ق)

**وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا۔** اور بھیجا ہم نے باد کے ساتھ بادلوں سے ابر سے پانی بہت گرتا ہوا برستا ہوا۔ (م) اور نیچے بھیجا ہم نے بل نچوڑنے والی سے پانی جھرڑتا ہوا

**لنخرج به حبا و نباتا۔** تو لگالیں ہم اس پانی کے سبب دانے بویے ہوئے گھاسین ان بوئی ظاہر کرین (م) تو باہر لاوین ہم اس زمین سے یا پانی سے دانے اناج کے جیسے گیہوں چنا مونگ اور ایسی ہی اور پیدا کیا ہم نے سبزہ (ق)

**وجنّٰت الفافا۔** اور باغ آپس ملے ہوئے (م) اور باغ بھرے ہوئے درختوں میوہ دار سے (ق)

**ان یوم الفصل کان میقاتا۔** تحقیق مقرّر قیامت کا دن جدائی کا دن وعدے کا وقت ہے (م) پھر بیشک دن جدا کرنے بھلے برے کا ہے مقرّر کیا ہوا واسطے حساب لینے سب خلقت کے (ق)

**یوم ینفخ فی الصور۔** قیامت کا دن جدا ہونے کا دن اس دن میں صور دم ہووے گا نرسنگا قدرت کے حکم سے پھنکے گا (م) جس دن پھونکا جائے گا نرسنگھ یا قرنائے میں (ق)

**فتا تون افواجا۔** پھر آؤ گے تم گوروں سے اٹھ کر قیامت کے میدان میں فوج فوج گروہ گروہ (م) دوسری بار پھر آؤ گے تم اٹھ اٹھ کے گوروں سے قیامت کے میدان میں (ق)

**و فتحت السماء فکانت ابوابا۔**

اور کھولے جاویں گے آسمان پھر ہو جاویں گے دروازے دروازے

(م) اور کھلے گا آسمان قیامت کے دن پھر ہوگا آسمان بہت دروازے یعنی آسمان پھٹے گا اور بے انتہا در ہوں گے اس میں (ق)

**و سیرت الجبال فکانت سرابا**

اور چلا جاویں گے پہاڑ پھر ہوجاویں گے پہاڑ دھوکے یہ پہلے صور کے پھونکنے میں (م) اور چلیں گے پہاڑ باد میں پھر ہوں گے وہ پہاڑ جیسے ریت چمکتی ہوئی جو دور سے پانی دکھائی دیتی ہے جب نزد پہنچے تو پانی نہیں ایسے پہاڑ ہوجاویں گے (ق)

**ان جہنم کانت مرصادا** تحقیق مقرر دوزخ راہ ہے گزر گاہ ہے تمام خلق کی عالم کی لوگوں کی (م) بے شک دوزخ ہے گھات میں اور تاک میں یعنی راہ دیکھتی ہے کافروں کی یا دوزخ راہ میں ہے جو سب کو اس پر سے چلنا ہے۔ (ق)

**للطّٰغین مابا۔** اور دوزخ رہنے کی جگہ ہے وے ہمیشہ اس میں رہیں گے نکلنے کا ان کو کبھی حکم نہ ہوگا۔ (م) اور دوزخ واسطے سرکشوں کے جو خدایتعالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہیں مانتے ان کے واسطے جگہ ٹھہرنے کی اور ہمیشہ رہنے کی (ق)

**لّٰبثین فیھا احقابا۔** رہنے والے ہیں کافر دوزخ میں مدتوں تک (م) رہیں گے اس دوزخ میں وہ سرکش بے نہایت برسوں (ق)

**لا یذوقون فیھا بردا و شرابا** نہ چکھیں گے وے کافر بے ایمان دوزخ کے اندر کچھ سردی خنکی اور کچھ شربت ٹھنڈا پانی (م) نہ چکھیں دوزخ میں سردی جو آرام پاویں اور نہ پیویں گے وہاں (ق)

**الا حمیما وغساقا۔** سوائے گرم پانی کے اور پیپ کے دوزخ کے درمیان دوزخیوں کو آرام راحت سرد پانی شربت کا نام و نشان بھی نہ ملے گا (م) مگر پانی نہایت گرم پینے کو ملے گا دوزخ کے رہنے والوں کو اور پیپ جو دوزخیوں کے بدن سے بہے گی یا آنسو ان کے (ق)۔

(آیت ۲۵ تک)

# حواشی

(۱) سلسلۂ مجددیہ مظہریہ کے ایک بزرگ مولوی مراد اللہ ( سال ولادت ۱۱۶۶ھ وفات / ۱۲۴۸ھ اور بھی ہیں جو میرزا مظہر کے مشہور خلیفہ مولوی نعیم اللہ بہرائچی (صاحب معمولات مظہریہ) کے جانشین تھے لیکن یہ بزرگ تھانیسر کے رہنے والے تھے (رشد و ہدایت کے سلسلے میں لکھنؤ میں مقیم تھے) علاوہ ازیں فاروقی النسب تھے۔ ان کا حال تذکرہ علمائے ہند میں موجود ہے نزہتہ الخواطر جلد ہفتم میں بھی ان کا ذکر موجود ہے۔ انھیں "شاہ مراد اللہ" کہہ کر کسی نے یاد نہیں کیا۔ اس لیے ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ مرزا جانجاناں نے اپنے خط میں ان مولوی مراد اللہ کا نہیں بلکہ شاہ مراد اللہ سنبھلی کا ذکر کیا ہے۔

(۲) اگرچہ تفسیر مرادیہ گزشتہ صدی میں متعدّد بار چھپی ہے لیکن اس کے مطبوعہ ایڈیشن شاہ مراد اللہ کے تحریر کردہ طویل دیباچے سے خالی ہیں اس دیباچے کے اقتباسات راقم کے مضمون "تین نثری نوادر" مشمولہ نقوش سالنامہ ۱۹۶۶ء میں شامل ہو کر چھپ گئے ہیں اور تفسیر مرادیہ کے سلسلے میں زیادہ تفصیل سے اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔

(۳) باستثناء تفسیر ہندی مصنفہ قاضی محمّد معظم سنبھلی۔ اس تفسیر ہندی کا ذکر مع اقتباسات اوّلاً ڈاکٹر سلیم حامد رضوی مرحوم کے مطبوعہ مقالے "اردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ" میں آیا تھا اور صرف وہی اس مخطوطے کو دیکھنے کے مدعی تھے۔ پھر کسی اور ذریعے سے اس کا حال معلوم نہ ہوا۔ اب یہ مخطوطہ کہاں ہے کچھ پتا نہ چلا۔ پروفیسر سیّد محمّد سلیم صاحب ایک زمانے میں پاکستان سے اپنے سسرالی شہر بھوپال گئے تھے، میری درخواست پر انھوں نے اس مخطوطے کے بارے میں بھوپال کے فضلاء سے تازہ تر معلومات حاصل کرنے کی اپنی سی کوشش کی لیکن کوئی صاحب نشان دہی نہ کرسکے کہ اب یہ مخطوطہ کہاں ہے، اور یہ کہ دوسرا اور کون فاضل ہے جو اس مخطوطے کو دیکھنے کا مدعی ہو۔

(۴) یہ مضمون "قدیم اردو" مولوی عبدالحق، شائع کردہ انجمن ترقی اردو کراچی، ۱۹۶۱ء میں بھی شامل ہے۔

(ہ) اس سے قدیم طرز املا کی خصوصیات پر بھی روشنی پڑتی ہے جو یہ ہیں :

- یای معروف و مجہول میں کوئی فرق ملحوظ نہیں رکھا ہے ۔
- اکثر غیر منقوطہ نون کی جگہ بھی نون منقوطہ ہے ۔
- گ پر ایک ہی مرکز لگایا گیا ہے ۔
- ہائے مخلوط کو ہائے ہوز لکھا ہے ۔
- اکثر دو لفظوں کو ملا کر لکھا ہے ۔
- علامت وقف کا کام جملے کے لفظ اول پر خط تخصیص بڑھا کر کیا ہے۔